۲۲۸۳ سلسلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعوتِ ایمان اور پیامِ انسانیت

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

دعوت کی خاصیت

دوستوں اور بھائیو ! آج میں آپ کی خدمت میں دو باتیں عرض کروں گا ۔ ایک بات تو یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جس طرح اشیاء میں خاصیتیں پیدا کی ہیں اور وہ ہزاروں بلکہ شاید لاکھوں برسوں سے چلی آرہی ہیں، زمانہ میں کتنے انقلابات آئے ، سلطنتوں کے چراغ گل ہو گئے ، کہتے ہیں کہ ایک زمانہ میں خلیج عربی کا کوئی وجود نہ تھا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کبھی شام اور ہندوستان کی سرحد ایک تھی، مصر اور ہندوستان کی تہذیب میں جو مماثلت پائی جاتی ہے ان کے عقائد میں بلکہ مزاج تک میں جو اشتراک ہے اس سے لوگوں نے اندازہ کیا ہے کہ کسی زمانہ میں مصر و ہندوستان قریب تھے اور یہ ایک تختہ تھا

www.abulhasanalinadwi.org

جو یہاں سے وہاں تک چلا گیا تھا یہ سب انقلابات ہوئے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے اشیاء میں جو خصوصیات رکھی تھیں وہ آج تک چلی آرہی ہیں، پانی آگ بجھاتا ہے، آگ جلاتی ہے، سنکھیا اور زہر کی جتنی قسمیں ہیں وہ کام تمام کر دیتی ہیں، سردی گرمی کے وہی اوصاف ہیں اور انسانوں کو کھانے کی ضرورت ہزاروں لاکھوں برس سے ہے، غلہ ہمیشہ سے پایا جاتا ہے، انسان کے لئے اس کے ماحول میں جو چیزیں رکھ دی گئی ہیں ان سے اس کا تعلق بہت قدیم ہے، اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے اخلاق میں، اعمال میں اور معنویات میں تاثیر رکھی ہے، ایمان میں اس نے جو اپنے تعلق کی صفت رکھی ہے اپنی یاد میں، اپنے ذکر اور اپنی عبادت میں، توجہ میں جو خصوصیّت رکھی ہے وہ لاکھوں برس سے ہے اور اگر ابھی دنیا کے مقدر میں ہزاروں برس باقی رہنا ہے تو یہ خاصیّت رہے گی۔

تاریخ کی کسی ایک شہادت سے نہیں معلوم ہوتا کہ ان اخلاق، اعمال اور عقائد کی خاصیّت کسی زمانہ میں کچھ اور تھی، تاریخ تو کیا بتاتی کوئی صحیفہ آسمانی بتاتا کہ توحید میں جو خاصیّت ہے وہ کبھی شرک میں تھی جو نیک اعمال میں خاصیّت ہے کبھی

www.abulhasanalinadwi.org

بداعمالی میں تھی، جو ہمدردی میں خاصیّت ہے وہ کبھی بے دردی میں تھی، جو عدل میں خاصیّت ہے وہ کبھی ظلم میں تھی کوئی آسمانی صحیفہ یہ نہیں بتاتا، توریت ہو، انجیل ہو، صحف ابراہیم ہوں، زبور ہو اور پھر آخری صحیفہ قرآن مجید ہو، سب یہ بتاتے ہیں کہ ایمان میں توحید میں، نیک اعمال میں، عبادات میں، عدل میں، انصاف میں، ہمدردی میں محبت میں یہ ہے، جب یہ حقیر اشیاء جو انگلیوں سے مسلی جا سکتی ہیں، پیروں سے روندی جا سکتی ہیں جنہیں استعمال کر کے انسان نہایت خراب حالت میں پہونچا سکتا ہے جن کو جانور چرجاتے ہیں، کھا جاتے ہی، جن کو پانی بہا لے جاتا ہے ان میں یہ خاصیّت ہے تو وہ چیزیں جو خدا سے اور اسکی ذات عالی سے تعلق رکھتی ہیں ان میں یہ خاصیّت کیوں نہ ہو گی۔

صفات میں تغیّر پیدا کیجئے

میرے دوستوں اور بزرگو! اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے اور آپ کے لئے دنیا میں نجات کا، عزت کا اور حفاظت کا راستہ اس کے سوا نہیں ہے کہ ہم خدا کے پیغمبروں کی تعلیمات پر چلیں اور اپنے اندر وہ صفات پیدا کریں

www.abulhasanalinadwi.org

جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وانّ جندنا لهم الغالبون وان جندنا لهم المنصورون"۔

بے شک ہمارا ہی لشکر غالب آنے والا ہے بے شک ہمارے ہی لشکر کی مدد کی جائے گی۔

وہ اخلاق پیدا کریں جو دلوں کو کھینچتے ہیں، جو دشمنوں کو دوست بناتے ہیں، ہمارے اندر سچی ہمدردی پیدا ہو، بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا ہو، ہمارے اندر درد پیدا ہو کہ یہ کیا ہو رہا ہے ہم اپنے اندر سے حسد کو نکال دیں، کینہ کو نکال دیں، خود غرضی کو نکال دیں، ہماری سطح بلند ہو جائے، ہم مال و دولت کے پرستار نہ ہوں، ہم نوکریوں اور آسامیوں کے عبادت گزار نہ ہوں، ہم عروف و اقبال، طاقت و دبدبہ اور اقتدار کے پجاری اور غلام نہ ہوں، ہم ابن الوقت اور موقع پرست نہ ہوں، ہم پیسہ پر جان دینے اور جان لینے والے نہ ہوں، یہ اخلاق اگر ہم اپنے اندر پیدا کر لیں گے تو سارے عالم کی کیفیت بدل جائے گی اور ہم خدا کے محبوب بن جائیں گے اور پھر آسمان سے صدا آئے گی کہ مجھے اپنے فلاں بندہ سے محبت ہے تم بھی

www.abulhasanalinadwi.org

اس سے محبت کرو، اس سے بڑھ کر کوئی شمشیر، اس سے بڑھ کر کوئی تدبیر پیغمبر سے لے کر اولیاء اللہ تک اور اولیاء اللہ سے لے کر عام مسلمانوں تک نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہو گی، کوئی سیاسی رہنما کوئی دنیا کا فلسفی و دانشور آپ کو اس سے بہتر مشورہ نہیں دے سکتا اور کسی کے مشورہ سے آپ کو فائدہ نہیں ہو سکتا جو آپ کو خدا کے پیغمبروں کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے سے ہے، یہ عالم بہت وسیع ہے اور اس کثرت میں اتنا انتشار ہے اور اس میں اتنی چیزیں اتنی اکائیاں پھیلی ہیں کہ آپ ان کو سمیٹ بھی نہیں سکتے، آپ ایک شہر کی ایک محلہ کی بھی اکائیوں کو نہیں سمیٹ سکتے، اس کثرت میں اگر آپ وحدت پیدا کریں، اس کثرت میں اگر اس ذات واحد سے آپ کا تعلق پیدا ہو جائے اور اس کو آپ اپنا بنا لیں تو پھر سارا عالم آپ کا بن جائے گا۔ صفات میں جب تک تغیّر نہ ہو گا حالات میں تغیّر نہ آئے گا، آپ اپنی صفات میں تغیر پیدا کیجئے، اپنی افادیت ثابت کیجئے اور اس لئے ثابت نہ کیجئے کہ آپ کو فائدہ ہو بلکہ آپ مجسم افادیت بن جائیے، ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، ثابت کرنا بھی ایک طرح کا تصنع ہے، نہیں آپ

www.abulhasanalinadwi.org

مفید بن جائیے یہ نہ دیکھئے کہ دوسروں نے آپ کو مفید مانا یا نہیں، پانی کب کہتا ہے کہ میں پیاس بجھاتا ہوں، کیا آپ نے کبھی سنا ہے پانی کے وکیل آئے ہوں، پانی کے مبلغ آئے ہوں، پانی کے سفیر آئے ہوں کہ پانی یہ کہتا ہے کہ میں بہت کام کی چیز ہوں مجھے پینا چاہئے ، مجھ سے پیاس بجھتی ہے ؟ آگ نے کبھی کہا تھا یا اپنا سفیر بھیجا تھا کہ میں کھانا پکاتی ہوں، میں بہت کام نکالتی ہوں، یہ سب بے زبان چیزیں ہیں یہ نہ کبھی بولی ہیں اور نہ بولیں گی مگر ان کی افادیت مسلّم ہے ، ساری دنیا ان کی پابند اور محتاج ہے ، ایسے ہی مسلمان کسی ملک میں بھی محبوب بن کر رہنا چاہتے یں تو اپنی صفات میں تغیر پیدا کریں۔ تمام سیرت کی کتابیں اور تاریخ کی کتابیں اس کے دلائل سے بھری ہوئی ہیں، آپ نے بارہا یہ ایمان افروز واقعات سنے ہیں میں صرف دو واقعات سناتا ہوں۔

داعی کے سامنے کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی

ایک واقعہ تو وہی دجلہ والا ہے جب مسلمان مدائین فتح کرنے کے لئے دجلہ کے قریب پہونچے تو مدائن کا شہر سامنے تھا لیکن پل توڑ دیئے گئے تھے ، کشتیاں وہاں سے ہٹا دی گئیں

www.abulhasanalinadwi.org

تھیں، مسلمانوں کے لئے اس کے پار کرنے کی کوئی صورت نہ تھی، آپ کو معلوم ہے کہ جزیرۃ العرب کے رہنے والے عرب دنیا میں گھوڑے کے سب سے بڑے شہ سوار تھے لیکن پانی سے ان کا واسطہ کبھی نہیں پڑا تھا یہ پیرنا کیا جانیں ، اور سمندر بھی ہر جگہ نہیں ہے ، صرف ساحل عرب پر ہے ، جو اس کے قریب رہتے ہیں اور وہ بھی اکثر کشتیوں پر بیٹھنے کے عادی ہوا کرتے ہیں، عام طور پر تو عرب کچھ بھی جانتے ہوں لیکن پیراکی سے ناواقف تھے ، اب سوال یہ ہے کہ مدائن اپنی تمام دلفریبیوں کے ساتھ سامنے ہے مگر اس میں جایا کیسے جائے ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وہاں لشکر چند منٹ کے لئے روکا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، میں یہ واقعہ کئی بار ذکر کر چکا ہوں، لکھ چکا ہوں، مگر اس سے بہتر واقعہ تاریخ عالم میں نہیں مل سکتا اور یہ ایسی بولتی ہوئی کہانی ہے ، سچا واقعہ ہے کہ اس کے بعد کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی تو انہوں نے حضرت سلمان کی طرف دیکھا کہ کیا کرنا چاہئے ؟ انہوں نے کہا "ان ھٰذا الدین لجدید" اللہ کا یہ دین اس کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے یہ ابھی ابھی آیا ہے دنیا کو نجات دینے

www.abulhasanalinadwi.org

کے لئے، میری عقل یہ تسلیم نہیں کرتی کہ اس کا بیڑا یہیں غرق ہو جائے جس کام کے لئے بھیجا جائے وہ کام پورا نہ وہ بشرطیکہ بھیجنے والا قادر ہو، آپ نے اپنے نوکر کو بھیجا اور آپ کی حکمرانی ہے، آپ کا سکہ چل رہا ہے تو کیا مجال ہے کہ کوئی آپ کے نوکر کو روکے یا راستہ ہی میں اس کا کام تمام کر دے، تو انہوں نے کہا یہ دین ابھی تازہ ہے، اسے ابھی دنیا میں آئے کتنے دن ہوئے ہیں اور اس کے نمائندے ڈوب جائیں؟ مگر اتنی بات ضرورت ہے کہ کہیں لشکر میں گناہ تو عام نہیں ہو گئے ہیں۔ لشکر میں گناہ کا رواج تو نہیں ہو گیا ہے؟ بس انہوں نے یہ کہا اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے لشکر پر ایک نگاہ ڈالی، وہ نگاہ بھی کیا نگاہ تھی، اور وہ لشکر بھی کیا لشکر تھا کہ اس کی صورت سے معصومیت ٹپکتی تھی، اور وہ نگاہ بھی کیا نگاہ تھی جو ایک نظر میں سب کا جائزہ لے لے، آج جائزے کے لئے کیسے کیسے محکمے قائم ہیں پھر بھی اس کا پتہ نہیں چلتا ہے اور انہوں نے ایک مرتبہ دیکھا اور کہا بسم اللہ چلو بس سب نے دریا میں گھوڑے ڈال دیئے اور نہایت اطمینان سے باتیں کرتے ہوئے چلنے لگے، کسی صحابی کا ایک برتن گر گیا لوگو نے انہیں طعنے

www.abulhasanalinadwi.org

دیئے کہ آپ کا برتن گر گیا؟ انہوں نے کا کہا جائے گا کہاں اس کی مجال کیا ہے، ایک لہر آئی اور برتن بہتا ہوا ان کے پاس آگیا، انہوں ے اسے اٹھا لیا ان کے اطمینان کی اس وقت پر یہ حالت تھی لکھا ہے کہ اس طرح باتیں کر رہے تھے کانھم یمشون فی البر ایسا پتہ چل رہا تھا جیسے خشکی پر چل رہے ہوں، جب ایرانیوں نے یہ منظر دیکھا تو کہا دیواں آمدند، دیواں آمدند یہ تو دیو آرہے ہیں دیو آرہے ہیں۔

دوسرا واقعہ حضرت عقبہ بن نافع کا ہے جب وہ قیروان گئے اور وہاں چھاؤنی ڈالنے کا ارادہ کیا کہ وہاں سے بیٹھ کر سارے شمالی و مغربی افریقہ کو فتح کریں اور جگہ ان کو پسند آئی تو لوگوں نے کہا یہ جگہ مناسب نہیں ہے، شیر، چیتے، بھیڑیے بہت ہیں جو بھی جانور رہے ہوں، شیر کا نام تو خاص طور پر لیا اور بھی جانور رہے ہونگے، تو کہا آپ یہاں چھاؤنی نہ چھائیں آگے چھائیں، معقول بات تھی اور معمولی بات تھی، اللہ کی بڑی زمین پڑی ہوئی تھی لیکن صحابہ کرامؓ کا ذہن ہی اور تھا وہ حالات کے سامنے سپر انداز نہیں ہوتے تھے، حالات کو اپنے موافق بناتے تھے، انہوں نے کہا ہم تو جو اللہ کا پیغام لے کر آئے

ہیں چلے جائیں اور یہ شیر اور چیتے رہیں؟ رہنا تو اسے چاہئے جسکی ضرورت ہو، اس لئے یہ تو الٹی بات ہوئی کہ ہم کہیں یہ جگہ مناسب نہیں ہے آگے چلو، اور شیر کون سا مفید کام کر رہے ہیں، یہ کون سا اللہ کا پیغام پہونچا رہے ہیں، یہ بھیڑیے کون سے مفید ہیں اس لئے ہم نہیں جائیں گے ، ان کو جانا چاہئے اوریہ کہہ کر انہوں نے ایک آدمی کو بلایا، یہ ایک تاریخی واقعہ ہے ، افسانہ نہیں ہے اور عرب ایرانیوں اور ہندوستانیوں کی طرح تاریخ میں افسانہ لکھنے کے بالکل عادی نہیں ہیں، تاریخ بالکل سچی لکھتے ہیں جبھی تو حدیث محفوظ رہی، تو انہوں نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا دیکھو اعلان کردو کہ شیرو ! اور چیتو! یوں ہی کہنا گھبرانا نہیں، تم کو اس سے بحث نہیں کہ وہ سنتے نہیں اور بے زبان ہیں، ایسے ہی کہنا اے شیرو ! اے چیتو! اے بھیڑیو! اے تیندووو ! ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں ، ہم یہاں چھاؤنی چھانا چاہتے ہیں، ہم یہاں بیٹھ کر اللہ کا پیغام پہونچانا چاہتے ہیں، اور اللہ کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں جن کو اپنی جان پیاری ہو فلاں وقت تک مہلت ہے چلا جائے اور اگر وہ رہے گا تو ان کی جان کی خیر نہیں، لوگوں نے کہا واللہ العظیم ہم نے اپنی

www.abulhasanalinadwi.org

آنکھوں سے دیکھا ہے کہ چیتا بھاگا چلا جا رہا ہے، اور اس کی مادہ اپنے بچے کو گود میں لئے ہوئے ہے، بغل میں دبائے ہے اور بھاگی چلی جا رہی ہے تھوڑی دیر میں میدان صاف ہو گیا۔

یہ تھا ان کا طریقہ، انہوں نے ایک بار خدا کے حکم سے تغیر پیدا کیا اور اس کے بعد اس پر ثابت قدم رہے، ان کا طرز عمل یہ نہیں تھا کہ حالات کا تقاضہ یوں ہے تو یوں ہو جاؤ پھر تقاضا یوں ہو تو یوں ہو جاؤ، فلاں پارٹی جوائن کر لو، وہ دَل بدلی نہیں کرتے تھے اور دِل بدلی بھی نہیں کرتے تھے، نہ وہ دِل بدلتے تھے اور نہ دَل بدلتے تھے، ایک دِل اور ایک دَل، یہ صفات میں تغیر تھا۔

ہندوستان میں ہمیں کس طرح رہنا ہے

مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اگر ہندوستان میں رہنا ہے، عزت کے ساتھ رہنا ہے، محبوبیت کے ساتھ رہنا ہے تو یہ لڑتے بھڑتے کب تک رہیں گے، یہ حالت جنگ کہاں تک قائم رہے گی کہاں تک یہ شکوے شکایت کہ ہمیں چھیڑتے ہیں، جیسے بعض بچے ہوتے ہیں، احساس کمتری کے مریض ہوتے ہیں، وہ چلاتے ہیں ہمیں چھیڑتے ہیں، دیکھئے ہمیں چھیڑتے ہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

بعض کسی چیز سے چڑھتے ہیں، یہ ایک نفسیاتی مرض ہے اس میں خبط سا ہو جاتا تھا کہ دیکھئے بچے چھیڑ رہے ہیں، کوئی کریلے سے چڑھتا ہے اور کوئی جلیبی سے چڑھتا ہے، کوئی کسی نام سے چڑھتا ہے اور بچے اسے چھیڑتے ہیں، تو ہم کب تک ہندوستان میں نعرے لگاتے رہیں گے کہ بچے ہمیں پریشان کرتے ہیں، یہاں کی صورت یہ ہے کہ ایک تو اپنے اندر صفات میں تغیر پیدا کریں آپ اپنے اندر ایمان پیدا کریں، عمل صالح پیدا کریں، اخلاق حسنہ پیدا کریں جیسے ہمارے دوست ناصر العبودی نے بڑی اچھی بات کہی کہ اگر آپ کے اخلاق درست ہیں، تو آپ کے معاملات درست ہیں تو لوگ آپ کو دیکھ کر کہیں گے کہ ان کا دین بھی اچھا ہے، اور انہوں نے یہ بات بھی خوب کہی تھی کہ اکثر لوگ سطحی نظر کے ہوتے ہیں، زیادہ گہرائی میں نہیں جاتے، وہ آدمی کو دیکھتے ہیں، کتاب پڑھنے کی کسے فرصت ہوتی ہے، یہاں جو لوگ مسلمان ہوئے وہ مسلمانوں کو دیکھ کر مسلمان ہوئے تھے، انہوں نے خواجہ معین الدین چشتی کو دیکھا تھا، خواجہ معین الدین چشتی قطعاً مصنف نہ تھے، چشتی حضرات یہ کہتے ہیں کہ خواجہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے

www.abulhasanalinadwi.org

فرمایا ہمارے بزرگوں نے کتاب نہیں لکھی نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ معین الدین چشتی کی طرف ہے وہ صحیح، نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ قطب الدین کعکیؒ کی طرف ہے وہ صحیح، نہ جس کتاب کی نسبت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ کی طرف ہے وہ صحیح، تو خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے بھی کتاب نہیں لکھی، ان حضرات نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ اور تقریر و خطابت کے ذریعہ دلوں کو نہیں جیتا، انہوں نے اپنے اخلاق سے جیتا ہے، قربانی سے ایثار سے، کسی سے جیتنے والے تھے جیت سکتے تھے لیکن ہار مان لی، دب گئے، غصہ پی گئے، گالی سن لی، کسی نے لوٹ لیا، چوری کی تو اس کو معاف کر دیا، غریب کو دیکھا اور رونے لگے، اس کو سینہ سے لگا لیا، دوسروں کو کھلا کر خود کھایا، یا بھوکے رہے، یہ اخلاق تھے جنہوں نے دلوں کو کھینچا ہے اور انہیں اخلاق نے، انہیں صفات نے انڈونیشیا میں بھی اپنا کام کیا ہے، سارا انڈونیشیا عرب تاجروں کے اخلاق دیکھ کر یا صوفیاء کرام کی روحانیت دیکھ کر مسلمان ہوا اور آج تک کوئی سراغ نہیں لگا سکا کہ انڈونیشیا میں یا چین میں کوئی اسلامی لشکر گیا ہو، اسلامی لشکر ان دور دراز مقامات تک گیا ہی نہیں اور آج دیکھ

www.abulhasanalinadwi.org

لیجئے ہندوستان میں جن مقامات پر سات سو برس تک مسلمانوں کی حکومت قائم رہی وہاں آج تک مسلمان اقلیت میں ہیں، یہ آپ کا یوپی کا صوبہ، مدھیہ پردیش کا صوبہ، بہار کا صوبہ اور راجپوتانہ بھی ان سب جگہوں میں اسلامی حکومت قائم رہی، خاص دلی میں مسلمان ہمیشہ اقلیت میں رہے، لیکن مسلمان اکثریت میں کہاں ہیں؟ کشمیر میں ہیں جہاں ایک اللہ کا بندہ، امیر کبیر سید علی ہمدانی تشریف لائے اور سارا کشمیر ان کے ہاتھوں مسلمان ہو گیا، اسی طرح بنگال ہے خاص طور پر مشرقی بنگال سارا کا سارا صوفیائے کرام کے حساب میں ہے۔

تو اخلاق بدلنے کی ضرورت ہے یعنی یہ کہ آپ دعوت لے کر کھڑے ہوں اور اپنے درمیان بھی داعی بنیں، مسلمانوں کو آپ تبلیغ کریں تاکہ آپ کی بات کا مسلمانوں میں وزن ہو اور آپ مسلمانوں پر اثر انداز ہو سکیں اور مسلمانوں میں اصلاح کی رو چلے، تعلق باللہ کی رو چلے، ان کے اخلاق درست ہوں وہ نمونہ بنیں، تو پہلے تو مسلمانوں میں ضرورت ہے پھر مسلمانوں کو ضرورت ہے کہ بجائے علمی انداز میں تبلیغ کرنے اور اس طرح دعوت دینے کے کہ آؤ مسلمان ہو جاؤ، اپنے اخلاق سے ان

www.abulhasanalinadwi.org

کے قلب میں، ان کے دل میں جگہ پیدا کرنی چاہئے اور ہمدردی کا جذبہ کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں وہ ملک ڈوب نہ جائے۔

طفلانہ ذہنیت

اب مسلمانوں کی ذہنیت ایسی ہو گئی ہے کہ کوئی سیلاب بھی آجاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں چلو اچھا ہوا جتنی ہی پریشانی ہو ٹھیک ہے، کہیں آگ لگ جاتی ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اب ایسی ذہنیت پست ہو گئی ہے کہ اگر کرکٹ میں، ہاکی میں ملک کی ٹیم ہار جائے تو خوش ہوتے ہیں اور کسی اسلامی ملک کی ٹیم جیت جائے تو خوش ہوتے ہیں، یہ بالکل طفلانہ ذہنیت ہے، اس سے کام نہیں چلے گا، سچی ہمدردی آپ کے اندر پیدا ہونی چاہئے کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں اس سے ہمیں ہمدردی ہو، دیکھیے اگر آج ہمارے اسلاف کرام نے اس ملک کو نہ بنایا ہوتا، نہ سنوارا ہوتا تو آج ہم اس ملک کو دکھانے کے قابل نہ ہوتے اتنے آدمیوں کو ہم نے دکھایا آپ ہماری نمائش گاہ میں جائیے دار العلوم میں جہاں نمائش ہال ہے وہاں دیکھیے کہ اس ملک کو ہمارے بزرگوں نے کیا دیا ہے اور

www.abulhasanalinadwi.org

اس ملک کو کیسا مالا مال کر دیا، اگر ان کے اندر یہ جذبہ نہ ہوتا اور ہمیشہ ان کا ذہن مصائب سے خوش ہونے کا ہوتا، کہتے لعنت ہو اس سرزمین پر، ڈوب جائے یہ ملک، ہمارے ساتھ یہ ناانصافی ہوئی ہے، وہ ناانصافی ہوئی ہے، تو کچھ بھی نہ ہوتا، لیکن انہوں نے اس ملک کو اپنا ملک سمجھا، اور اس ملک کی مخلوق کو اللہ کی مخلوق سمجھا الخلق عیال اللہ، مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اس کو ڈوبنے سے بچانے کی کوشش کی، اللہ کا پیغام پہنچایا اس کو انسان بنانے کی کوشش کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ محبوب بن گئے، ہر دلعزیز بن گئے آنکھوں کا تارا بن گئے۔

بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ

۱۰ اپریل ۱۹۹۶ء

القادر پرنٹنگ پریس فون : 7723748

www.abulhasanalinadwi.org